سوال

(34) نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا معنی کہ ''ایک کے سوا تمام فرقے جہنم میں جائیں گے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد میں امت سے کیا مراد ہے۔ جس میں آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ ''ایک کے سوا میری امت کے تمام فرقے جہنم رسید ہوں گے۔'' تو کیا یہ بہتر فرقے مشرکوں کی طرح ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے یا نہیں؟ اور جب ہم ''نبی کی اُمت'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تو کیا اس سے مراد آپ ﷺ کے فرمانبردار اور نافرمان سب مراد ہوتے ہیں۔ یا اس سے صرف آپ کے فرمانبردار مراد ہوتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث میں اُمت سے مراد امت اجابت ہے۔ اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ اس میں بہتر فرقے منحرف اور بدعتی تو ہوں گے۔ لیکن ملت اسلام سے خارج نہیں ہوں گے۔ بدعت اور انحراف کے باعث انہیں عذاب ہوگا۔ الا یہ کہ کسی کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے اور اسے جنت میں پہنچادے۔ صرف اہل سنت وجماعت کا ایک فرقہ نجات یافتہ ہے۔ اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جنھوں نے نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کیا۔ اور آپ کے اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے طریقے کو اختیار کیا۔ چنانچہ انہی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔

«لاتزال طائفة من امتي قائمة على الحق ظاهرين لايضرهم من خالفهم ولا من خذلهم حتى ياتي امر الله» (صحیح بخاری کتاب العلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین ح :3641-71) صحیح المسلم کتاب الامارۃ باب قولہ ﷺ لاتزال طائفة...ح :1920)

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہے گا۔ اس کی مخالفت کرنے والے اور اس رسوا کرنے والے اسے نقصان نہ پہنچاسکیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ کا امر (قیامت) آجائے گا۔''

جو شخص اپنی بدعت کے باعث دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے۔ تو اس کا تعلق امت دعوت سے ہے امت اجابت سے نہیں۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہوگا۔ اور اس مسئلہ میں راجح قول یہی ہے۔ ایک قول یہی ہے کہ اس حدیث میں امت سے مراد امت دعوت ہے۔ اور اس میں وہ تمام افراد شامل ہیں۔ جن کیطرف نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا۔ خواہ وہ مومن ہو یا کافر اور ایک گروہ سے مراد جہنم سے نجات پانے والی امت ہے۔ خواہ عذاب سے اس کا سابقہ پڑے یا نہ پڑے اس کا انجام بہرحال جنت ہے۔

فرقہ ناجیہ کے علاوہ دیگر بہتر فرقے کافر اور ابدی جہنمی ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ اُمت دعوت امت اجابت کی نسبت عام ہے۔ یعنی جو شخص امت اجابت سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ امت دعوت میں سے بھی ہے۔ لیکن امت دعوت کا ہر فرد امت اجابت میں سے نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم